بسم الله الرحمن الرحيم ۝ تبٰرك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون للعٰلمين
نذيرا ۝ (۱) الذي له ملك السمٰوٰت والارض ولم يتخذ ولدا ولم يكن له
شريك في الملك وخلق كل شيء فقدره تقديرا ۝ (۲) واتخذوا من دونه
الهة لا يخلقون شيئا وهم يخلقون ولا يملكون لانفسهم ضرا ولا نفعا
ولا يملكون موتا ولا حيوة ولا نشورا ۝ (۳) وقال الذين كفروا ان هٰذا
الا افك افترىه (۴) واعانه عليه قوم اٰخرون فقد جاءو ظلما وزورا
وقالوا اساطير الاولين اكتتبها فهي تملى عليه بكرة واصيلا ۝ (۵)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو* وہ جس کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اس نے اختیار نہ فرمایا بچہ اور اس کی سلطنت میں کوئی ساجھی نہیں اس نے ہر چیز پیدا کرکے ٹھیک اندازہ پر رکھی* اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں اور خود اپنی جانوں کے بھلے برے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار اور نہ جینے کا نہ اٹھنے کا* اور کافر بولے یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انہوں نے بنالیا ہے اور اس پر اور لوگوں نے انہیں مدد دی ہے بیشک وہ ظلم اور جھوٹ پر آئے اور بولے اگلوں کی کہانیاں ہیں* جو انہوں نے لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں*

(۲۵/ ا تا ۵* ت کنز الایمان)

۱۔ تبارک ایک فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہے۔ نیز فعل ہونے کے باوجود اس سے دیگر مشتقات نہیں بنتے مثلاً مضارع، اسم فعل۔ یہ برکۃ سے ماخوذ ہے جس کا معنی خیر و نفع رسانی میں زیادتی اس لئے تبارک کا معنی ہوگا۔ تزاید خیرہ و عطاءہ کثیر (بحر) اس کی خیر اور جود و عطا بہت زیادہ ہے۔ اس کے فیوض سرمدی اور برکات لامتناہی کا سرچشمہ یہ صحیفہ ہدایت ہے۔ اس آفتاب کی روشنی سے عرصہ حیات کے سارے گوشے جگمگا رہے ہیں۔

اس کے نزول سے حق و باطل میں اختلاط و التباس کا دور ختم ہو گیا اس لئے یہاں قرآن کی یہی صفت کہ یہ الفرقان ہے بیان
کی گئی ہے۔ اس کا نزول اس عبد کامل پر ہوا جہاں عبودیت کی انتہا ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں سارے سخن سرکشوں اور
معاندین کی طرف ہے اس لئے یہاں حضور کی صفت نذیر ہی کا بیان ہی مناسب تھا۔ للعالمین کے لفظ سے واضح ہوا
کہ حضور کی نبوت و رسالت مکان و زمان کی حدود سے آشنا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کائنات کی پستیوں
اور بلندیوں میں جو کچھ ہے سب کے لئے آپ رسول ہیں اور جب تک یہ عالم برقرار ہے حضور کی رسالت کا پرچم لہراتا رہے گا۔ (ض

۲۔ "وہ اللہ کہ اسی کا اقتدار آسمانوں اور زمین میں ہے" اور اس نے (اپنے لئے) کوئی بیٹا اختیار نہیں کیا اور
نہ ہی حکومت میں کوئی اس کا ساجھی ہے جیسا کہ مجوسی اور ثنویہ والے کہتے ہیں (مجوسی اور ثنویہ فرقے والے دو خالق
مانتے ہیں ایک خیر اور بھلائی کا دوسرا شر اور برائی کا۔ مجوسی اول خالق کو یزداں اور دوسرے کو اہرمن کہتے ہیں)
اس آیت میں اللہ نے اپنے لئے اقتدار مطلق ہونے کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اسی نے ہر چیز پیدا کی یعنی ایک خاص
اندازے کے ماتحت ہر چیز کو نیستی سے ہستی میں لایا مثلاً انسان کو خاص مادہ سے مخصوص معین شکل دے کر
پیدا کیا۔" پھر سب کا الگ الگ اندازہ رکھا یعنی اس کو ٹھیک بنایا جو خواص و افعال اس میں پیدا کرنا مقصود
تھا اس کے مطابق اس چیز میں تخلیقی صلاحیت پیدا کر دی جیسے انسان میں فہم، ادراک، غور و فکر، تدبیر،
نوع در نوع صنعتوں کے اختراع اور گوناگوں افعال و اعمال پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا کر دی یا یہ مطلب ہے کہ
معین و مقررہ وقت تک باقی رکھنا اس کے لئے مقدر کر دیا۔ بعض علماء نے قدر کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ
اللہ نے ہر چیز کے لئے مدت زندگی، عمل اور رزق پہلے ہی سے مقدر کر دیا۔ اب (اس دنیا میں آکر) یہ تینوں
چیزیں تخلیق کے مطابق ہوتی ہیں (اللہ کے اندازۂ تخلیق کے خلاف نہیں ہو سکتیں) (تفسیر مظہری)

۳۔ لوگوں نے غلط توہمات سے خدا کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں کہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود
پیدا کئے گئے ہیں اور خدا کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ پیدا کرتا ہو اس کو کسی نے پیدا نہ کیا ہو اس سے
بڑھ کر یہ کہ خاص اپنے نفع و نقصان کا بھی تو انہیں اختیار نہیں اور نہ کسی کو مار سکتے ہیں نہ جلا سکتے ہیں (ح

۴۔ اور کیا ان حمقاءِ زمانہ لوگوں نے جو تلبیس اور ذہنی کا فریب ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام نہیں ہے یہ تو وہ دماغی غلط
بیانی ہے جس کو اس نبی نے خود بنا لیا ہے مکہ میں سے نضر بن حارث اور عبد اللہ بن امیہ و نوفل بن خویلد
اور ان کے چند ساتھیوں نے یہ بات پھیلائی اور آج ہر کافر یہ بات کہتا پھرتا ہے مگر قرآنی چیلنج

آج تک کوئی قبول نہ کر سکا نہ فصحاءِ عرب نہ حکماءِ عجم اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن بنانے میں اس مدعی نبوت کی مدد و اعانت ایک دوسری قوم کے چند لوگ بھی کرتے ہیں۔ (اشرف التفاسیر)

۵۔ یہ ہی مشرکین یہ بھی کہتے ہیں کہ جیسے رستم و اسفندیار کے قصے کہانیاں عام کتابوں میں لکھے ملتے ہیں ایسے ہی قرآن کریم میں کہانیاں قصے ہیں جنہیں مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے (نور العرفان)

لغوی اشارے ✯ تبارَکَ : وہ بہت برکت والا ہے، وہ بڑا بابرکت والا ہے تبارک سے جس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں ✯ فرقان : فرقان مصدر بھی ہے یعنی الگ الگ کرنا، حق کو باطل سے جدا کرنا اور صیغہ صفت بھی ہے یعنی حق کو باطل سے الگ کر دینے والی شے، قرآن مجید، تورات، دلیل و حجت، وہ نور جس سے حق و باطل میں امتیاز ہو جائے، فتح، مدد گار دن، معجزات ✯ تقدیرًا : تقدیر، اندازہ کرنا۔ (لغات القرآن)

معلومات مزید ✯ بہت برکت والا ہے اللہ تعالیٰ جس نے اپنے عبد کامل محبوب خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اطہر پر اپنا کلام پاک فرقان یعنی قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ تمام بندوں کے لئے آگاہی بخشنے والا بن جائے ✯ اللہ تعالیٰ ہی کی سلطنت و فرمانروائی ہے تمام آسمانوں اور زمین پر اس کی شان سبحان ہے وہ اولاد سے پاک ہے اور نہ اس کی قدرت و حکمرانی میں کوئی اس کا شریک و سہیم یا حصہ دار ہے وہ تمام کائنات کا خالق ہے اس نے ہر ایک کو خاص اندازہ سے وجود بخشا ✯ مشرکین نے معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو باطل معبود بنا رکھا ہے ان معبودان باطل کا حال یہ ہے کہ وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں وہ اتنے بے بس بے اختیار ہیں کہ خود اپنی جان کے نفع و نقصان پر بھی اختیار نہیں رکھتے نہ ان کا اپنی موت پر قابو ہے نہ حیات پر اور نہ وہ دوبارہ زندہ ہونے کے بارے مالک ہیں ✯ کفار و معاندین حق نے کہا کہ یہ کلام خود ان کا بنایا ہوا اپنا خود ساختہ ہے اس سلسلہ میں اور لوگوں نے بھی ان کی اعانت کی ہے۔ درحقیقت یہ کافر و ناشکرے بہت بڑی زیادتی ظلم اور سر تا سر کذب کے شکار و مرتکب ہوئے ہیں ✯ کفار و معاندین نے یہ بھی کہا کہ یہ گزرے ہوئے لوگوں کے بنائے ہوئے قصے کہانیاں ہیں جو تحریر کروائے گئے ہیں اور بس انہی کو صبح و شام رات دن ان کے سامنے لکھا پڑھا جاتا ہے۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ ۶
وَ قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ یَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ
اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا ۝ ۷ اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ
یَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ ۸ اُنْظُرْ
كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ۝ ۹ تَبٰرَكَ الَّذِیْۤ
اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَ
یَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ ۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ
سَعِیْرًا ۝ ۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَیُّظًا وَّ زَفِیْرًا ۝ ۱۲

(اے نبی آپ) کہہ دو کہ اس کو تو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں جانتا ہے بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے (جو فوراً سزا نہیں دیتا) * اور (مشرک یہ بھی) کہتے ہیں یہ اس رسول کو کیا ہوا جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں پھرتا ہے اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیج دیا گیا کہ اس کے ساتھ وہ بھی ڈر سنایا کرتا * یا اس کے پاس کوئی خزانہ آ پڑتا یا اس کے لئے کوئی باغ ہوتا کہ جس سے وہ کھایا کرتا اور ظالموں نے (یہ بھی) کہہ دیا کہ تم تو بس ایک شخص کے تابع ہو گئے ہو کہ جس پر سحر کیا گیا ہے * (اے نبی) دیکھو تو تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں ۲۳ بلکہ انہوں نے تو قیامت کو جھوٹ سمجھ لیا ہے اور ہم نے بھی قیامت کے جھٹلانے والے کے لئے دوزخ ہی تیار کر رکھی ہے * جب وہ ان منکروں کو دور سے دیکھے گی (تو جوش میں آئے گی) یہ اس کے جوش و خروش کی آواز سنیں گے * (۲۵/ ۶ تا ۱۲ * ت: حقانی)

۶۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کافروں سے) کہہ دیجئے قرآن تو اس (خدا خالق کائنات) نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی چھپی بات (غیب کی باتیں) جانتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ ورنہ اس بے ادبی اور زبان درازی کی سزا میں جو تم نے اس کے کلام اور اس کے نبی (اکرم) سے کر رہے ہو تم پر فوراً عذاب اترتا

(تفسیر وحید اللہ)

ہم کسی دو ذرائع سے غور و فکر کر ۱۱ سے کم نہیں یا پھر بھی جاتا ہے ★ ۱س

2108

۷۔ اپنی باتوں کی بے سروپائی ان پر بھی عیاں تھی وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں خوب جانتے تھے کہ ان کی یہ بہتان تراشیاں کسی خردمند کو متاثر نہیں کر سکیں گی اور ان کی اس شور غوغا آرائی سے لوگ اس دین حق سے متنفر نہیں ہوں گے اس لئے انہوں نے پینترا بدلا اور کہنے لگے یہ عجیب رسول ہے ہماری طرح کھاتا پیتا ہے بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ نہ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہوتا ہے جو لوگوں کو بتاتا کہ یہ خدا کا رسول ہے اگر تم نے ان کی پیروی نہ کی تو ہلاک کر دیے جاؤ گے۔ آپ کیسے نبی ہیں کہ ہم ایسے شخص کو کیسے رسول تسلیم کر لیں۔
(ضیاء القرآن)

۸۔ یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ کھاتے (مالداروں کی طرح) اور ظالم بولے (مسلمانوں سے) تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا (ایسی طرح طرح کی نامناسب بیہودہ باتیں انہوں نے کیں)
(کنز الایمان حاشیہ)

۹۔ (اے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ دیکھئے یہ آپ کے لئے کیسی عجیب عجیب باتیں بیان کر رہے ہیں امثال یعنی اشباہ یعنی انہوں نے آپ کو افترا پردازوں اور بیہودہ قصہ بیان کرنے والوں کی طرح قرار دے رکھا ہے اور (کبھی) سحر زدہ لوگوں کی طرح کہتے ہیں اور کبھی فرشتے ہونے یا بادشاہ ہونے کے مدعی کی طرح بیان کرتے ہیں کہنے لگتے ہیں فرشتہ کا کھانا کھانا بازاروں میں گھومنا ناممکن ہے بادشاہ نیز دولت مندوں کے پاس خزانے باغات ہونے چاہئیں ✻ پس (دیکھو کس طرح) گمراہ ہو گئے ہیں (آپ کے راستہ حق رسی اور پیغام نبوت کے جاننا چاہئے تھا کہ) انبیاء غلطیوں سے معصوم ہوتے ہیں اور ان کے پاس وحی آتی ہے اور انہیں معجزات دیے جاتے ہیں ✻ اب ان کو ہدایت کا راستہ نہیں مل سکتا (کیوں کہ ان کا) کلام ہی متناقض اور ساقط الاعتبار ہے۔
(تفسیر مظہری)

۱۰۔ یہ کافر تو صرف رکھتے ہیں باغ ہی کی آپ کے لئے فرمائش کر رہے ہیں ہماری مشیت تکوینی اگر ہوتی تو ہم تو اس سے کہیں بڑھ کر چیزیں آپ کو ہیں اور الگ دے دیں کئی باغ و قصور جیسا (تفسیر ماجدی)

۱۱۔ بلکہ یہ لوگ تو قیامت کے قائم ہونے کو جھوٹ سمجھ رہے ہیں اور ہم نے ایسے شخص کی سزا کے لئے جو قیامت کو جھوٹ سمجھے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔
(تفسیر ابن عباس)

۱۲۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا جب جہنمی کو گھسیٹ کر جہنم کی طرف لیجایا جائے تو وہ اس طرح چیخ مارے جس طرح خچر جو کو دیکھ کر چیختا ہے اور پھر ایسی جھرجھری لے گا کہ خوف زدہ ہو جائے گا۔
(تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ٭ السِّرَّ: چھپی بات، بھید، راز، دل میں جو بات چھپی ہو اسے سِرّ کہتے ہیں ٭ اسواق: بازارات، سوق کی جمع جس کے معنی بازار کے ہیں ٭ کنز: مصدر ہے، مال جمع کرکے چھوڑ رکھنا، سونا چاندی، مال کثیر ٭ یلقی: ڈالی جاتی ہے ٭ فُضِّلُوا: ان کو رزق زیادہ دیا گیا، ان کی معاش بڑھائی گئی ٭ قُصُورًا جمع، قصر واحد، محل ٭ سَعِیر: دہکتی ہوئی آگ، دوزخ، سعر سے جس کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں (لغات القرآن)

مفہومات: اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کہہ دیجیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین کی جملہ چھپی باتوں سے واقف ہے اور یقیناً وہ بڑی شان و مغفرت فرمانے والا ہے ٭ انہوں نے کہا کہ یہ رسول کیسے ہیں کہ کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہ بھیجا گیا جو ان کے ساتھ ساتھ رہتا اور لوگوں کو خوف دلایا کرتا ٭ یا اس رسول کے پاس کوئی خزینہ آ جاتا یا انہیں کوئی باغ ہی ملتا جس سے ان کی ضرورتیں پوری ہوتیں اور ان ظالموں نے یوں کہا کہ تم ایسی شخصیت کے تابع ہو جو سحر زدہ کر دیا گیا ہے ٭ دیکھیے یہ لوگ آپ کے بارے میں کیسی کیسی باتیں جوڑتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ یہ لوگ خود ہی بھٹک رہے ہیں اور کسی طور پر راہ راست پہ آ نہیں سکتے ٭ اللہ تعالیٰ بڑی برکتوں والا خالق و مالک ہے اگر وہ چاہے تو آپ کو ایسے بہت سارے باغات عطا کردے جو ان کے کہے ہوئے باغات سے کئی گنا عمدہ اور بہتر ہوں کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور آپ کو بہت سارے محلات سے بھی سرفراز کردے ٭ بات دراصل یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے اور جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کا انکار کرے اس کے لئے بھڑکتی آتش ہم نے تیار کر دی ہے ٭ جب جہنم کی آگ انہیں دور سے دیکھے گی تو یہ تمام منکرین اس آگ کا بھڑکنا اور مہیب آواز سنیں گے۔

وَإِذَآ أُلۡقُوۡا مِنۡهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيۡنَ دَعَوۡا هُنَالِكَ ثُبُوۡرًا ۝ لَا تَدۡعُوا الۡيَوۡمَ
ثُبُوۡرًا وَّاحِدًا وَّادۡعُوۡا ثُبُوۡرًا كَثِيۡرًا ۝ ١٣ قُلۡ أَذٰلِكَ خَيۡرٌ أَمۡ جَنَّةُ الۡخُلۡدِ الَّتِيۡ
وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ كَانَتۡ لَهُمۡ ١٤ جَزَآءً وَّمَصِيۡرًا ۝ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ
خٰلِدِيۡنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعۡدًا مَّسۡـُٔوۡلًا ۝ ١٥ وَيَوۡمَ يَحۡشُرُهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ١٦ فَيَقُوۡلُ ءَاَنۡتُمۡ اَضۡلَلۡتُمۡ عِبَادِيۡ هٰٓؤُلَآءِ اَمۡ هُمۡ ضَلُّوا السَّ
قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ مَا كَانَ ١٧ يَنۡۢبَغِيۡ لَنَآ اَنۡ نَّتَّخِذَ مِنۡ دُوۡنِكَ مِنۡ اَوۡلِيَآءَ وَلٰكِنۡ
مَّتَّعۡتَهُمۡ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى نَسُوا الذِّكۡرَ وَكَانُوۡا قَوۡمًا بُوۡرًا ۝ فَقَدۡ كَذَّبُوۡكُمۡ
بِمَا تَقُوۡلُوۡنَ ۙ ١٨ فَمَا تَسۡتَطِيۡعُوۡنَ صَرۡفًا وَّلَا نَصۡرًا ۚ وَمَنۡ يَّظۡلِمۡ مِّنۡكُمۡ نُذِقۡهُ
عَذَابًا كَبِيۡرًا ۝ وَمَآ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ اِلَّآ اِنَّهُمۡ لَيَاۡكُلُوۡنَ
الطَّعَامَ وَ ١٩ يَمۡشُوۡنَ فِي الۡاَسۡوَاقِ ؕ وَجَعَلۡنَا بَعۡضَكُمۡ لِبَعۡضٍ فِتۡنَةً ؕ اَتَصۡبِرُوۡنَ ۚ
وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيۡرًا ۝ ع ٢٠

اور جب انھیں پھینکا جائے گا اس آگ میں کسی تنگ جگہ سے زنجیروں میں جکڑ کر تو پکاریں گے وہاں موت کو
★ (کہا جائے گا) نہ مانگو آج ایک موت بلکہ مانگو بہت سی موتیں ★ ان سے پوچھیے (ذرا بتاؤ) یہ بھڑ
کتی آگ بہتر ہے یا دائمی جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے۔ ہوگی یہ جنت ان کے اعمال کا صلہ اور (ا
زندگی کا انجام ★ ان کے لیے اس میں ہر وہ نعمت ہوگی جس کی وہ خواہش کریں گے وہاں ہمیشہ رہیں گے آپ کے رب کے ذمہ وعدہ ہے جس کا
ایفا لازم ہے ★ اور جس روز (محشر میں) اللہ انھیں اکٹھا کرے گا اور ان (باطل خداؤں) کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں
اللہ کے سوا تو اللہ پوچھے گا (ان معبودوں سے) کیا تم نے گمراہ کیا میرے ان بندوں کو یا وہ خود ہی راہ سے بھٹک گئے تھے
وہ کہیں گے تو پاک ہے (ہر عیب سے) ہمیں یہ بات زیبا نہ تھی کہ ہم بناتے تیرے سوا کسی غیر کو دوست لیکن تو نے آرام و آسا
ئش عطا کی انھیں اور ان کے آباء کو یہاں تک کہ انھوں نے بھلا دیا تیری یاد کو اور (یوں) وہ قوم تباہ و برباد ہو گئے ★
(۲۵/۱۳ تا ۲۰ ★ ت: ض)

۱۹ - (اے کافرو) تمہارے معبودوں نے تمہیں جھٹلا دیا جو تم کہتے ہو پس اب نہ تم اپنے سے عذاب کو پھیر سکتے ہو اور نہ تمہاری مدد کی جائے گی
اور جس نے ظلم کیا تم میں سے تو ہم چکھائیں گے اسے عذاب بڑا ★ اور نہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے رسول مگر وہ کھانا کھاتے تھے

۱۳- جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے" جو نہایت کرب و بے چینی پیدا کرنے والی ہو" زنجیروں
میں جکڑے ہوئے " اس طرح کہ ان کے ہاتھ گردنوں سے ملا کر باندھ دیے گئے ہوں یا اس طرح کہ ہر ہر
کافر اپنے شیطان کے ساتھ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو " تو وہاں موت مانگیں گے " اور واثبوراہ واثبوراہ کا
شور مچائیں گے ۔ اس معنی کی ہائے موت آ جا حدیث شریف میں ہے کہ پہلے جس شخص کو آتشی لباس پہنایا جائے گا
وہ ابلیس ہے اور اس کی ذریت اس کے پیچھے ہو گی یہ سب موت موت پکارتے ہوں گے ۔ ان سے

۱۴۔ فرمایا جائے " آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو " کیوں کہ تم طرح طرح کے عذابوں
میں مبتلا کئے جاؤ گے ۔ (کنز الایمان - حاشیہ)

۱۵ " آپ کہیے کیا یہ بہتر ہے یا وہ دوامی جنت بہتر ہے جس کا وعدہ مومنوں سے کیا گیا ہے " المتقون سے
مراد ہیں شرک و تکذیب سے بچنے والے (یعنی تمام مومن) کیوں کہ متقیوں کے مقابلہ میں کفار کا ذکر کیا گیا ہے
مومن مراد لینے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جنت ہر مومن کو ملے گی ۔ جنت ہمیشہ رہے گی ۔ " ان کے لئے جنت
(ان کے اعمال) کی جزا تھی اور (عظیم الشان) لوٹنے کی جگہ " یعنی اللہ کے علم میں یا لوح محفوظ میں جنت
مومنوں کے اعمال کی جزا تھی یا یوں کہا جائے کہ اللہ کا وعدہ ایسا ہی یقینی الوقوع ہے جیسے کہ واقع ہو گیا (مظہری)

۱۶ ۔ یہی (یعنی جنت) ان کا دائمی ٹھکانا ہے جہاں انہیں حسب خواہش خورد و نوش ، لباس ، سواریاں ، رہائش
گاہیں ، دلکش مناظر ، اور ایسی ایسی نعمتیں میسر ہوں گی جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا
وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے انہیں موت کا اندیشہ نہ ہو گا نہ جنت کی نعمتیں چھن جانے یا ختم ہو جانے کا خوف ہو گا
یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو اپنے فضل و احسان سے اپنے ذمہ لیا ہے اور اس کا ایفا ضروری ہے ۔ (ابن کثیر)

۱۷ ۔ اور قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان کافروں کو اور ان کے شریکوں کو جمع کرے " تو ان کے باطل
معبودوں سے فرمائے " کیا تم نے ان کو میری اطاعت سے گمراہ کیا تھا اور اپنی اطاعت کا حکم دیا تھا یا
خود ہی انہوں نے راہ حق کو چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات کی وجہ سے تمہاری پرستش شروع کر دی

۱۸ ۔ تو وہ معبودان باطل یعنی اصنام وغیرہ عرض کریں گے معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ
کے سوا اور کارسازوں کی تجویز کریں یعنی وہ معبود کہیں گے ہماری کیسے جرأت ہو سکتی تھی کہ ہم ان مجبوروں
کو اپنی عبادت کا حکم دیتے لیکن آپ نے ان کو اور ان کے قبل ان کے بڑوں کو بہت ڈھیل اور آسودگی

2112

دی جیسا کہ یہ توحید اور آپ کی اطاعت ہی کو جھٹلا بیٹھے تو یہ خود ہی تباہ اور برباد ہوئے۔ (تفسیر ابن عباس)

۱۹۔ اے کافرو جب یہ معبودان باطل تم کو جھٹلا رہے ہیں تو تمہارے پاس کوئی دلیل ہے۔ خیالی معبود کی عذاب الٰہی سے بچ سکو گے وہاں تم عذاب کے جھیلنے کی طاقت پاؤ گے نہ کسی کو اپنا مددگار پاؤ گے۔ ہمارا قانون اٹل ہے جو دنیوی زندگی میں کفر کا ظلم کرے گا اور حقیقت و صداقت کا انکار کرے گا ہم اس کو جہنم میں دخول خلود دے کر عذاب کبیر چکھائیں گے کوئی منکر توحید و رسالت و قیامت اس عذاب ابدی سے نہ بچ سکے گا۔

۲۰۔ انبیاء کرام علیہم السلام باوجود شان اعلیٰ کے غرباء میں گھل مل کر کھاتے پیتے ہیں تاکہ لوگوں کو کھانے کا سلیقہ آجائے۔ کفار اس حکمت الٰہی کو نہیں سمجھتے تھے۔ "ہمارا کھانا پینا بازاروں میں جانا آنا چلنا پھرنا ہماری بشریت ہے۔ انبیاء کرام کا منصب اور ذمہ داری ہے کہ امت کو حلال و حرام کا پتہ لگ جائے عدل و ظلم کی پہچان ہو جائے ✯ بعض کو بعض کے لیے آزمائش و امتحان بنا دیا۔ کفار مکہ کی اذیت نے صبر و بے صبری میں مسلمانوں کو حمایت دیا ✯ والسلام پر قائم رکھا گیا ہے۔ اذیت عالم آفات دعوت کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ کیا تم ان مراحل پر صبر کر سکو گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ہر عمل پر بصیر ہے سب کچھ دیکھ رہا ہے (انوار الفرقان تفاسیر)

لغویات ✯ اُلْقُوْا : وہ ڈالے گئے ✯ مُقَرَّنِيْنَ : جکڑے ہوئے کس کر باندھے ہوئے ✯ ثُبُوْرًا : ہلاکت ✯ مَصِيْرًا : لوٹنے کی جگہ، ٹھکانا، قرار گاہ ✯ مَسْئُوْلًا : پوچھا گیا باز پرس کیا گیا ✯ مَتَّعْتَ : تو نے دنیوی سامان سے بہرہ یاب کیا ✯ بُوْرًا : ہلاک ہونے والے ✯ صَرْفًا : پھیرنا ✯ نَصْرًا : مدد (لغات القرآن)

تفسیرات مزید ✯ انکار (حق و قیامت) کرنے والے جہنم کے کسی تنگ جگہ زنجیروں میں جکڑ ڈال دیے جائیں گے تو وہ موت کو آواز دیں گے ✯ ان سے کہا جائے گا کہ ایک نہیں کئی موتوں کو آواز دو ✯ (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان سے پوچھیے کیا یہ اچھا ہے یا وہ جنت جس کا اہل ایمان سے وعدہ کیا گیا ہے جو ان کا دائمی ٹھکانہ ہوگی ✯ جنت میں وہ جو چاہیں گے انہیں ملے گا وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا ہے اور جس کا بارے میں مطالبہ کیا جا سکتا ہے ✯ جس دن اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے معبودان باطل کو جمع فرمائے گا اور ان اصنام سے دریافت فرمائے گا کیا تم نے انہیں گمراہ کیا تھا یا یہ خود بھٹک گئے تھے ✯ معبودان باطل عرض کریں گے پاک ہے تو ہمیں یہ زیبا نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو معبود و کارساز بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے آباء و اجداد کو آسودگی رحمت فرمائی کہ وہ تیری یاد و ذکر کو ترک کر بیٹھے اور وہ ہلاک ہونے والے ہی تھے ✯ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اے مشرکو تمہارے معبودان باطل

۳۲۔ نے کبھی نہیں جھٹلایا ... تم ایسے ظالم و مشرک ہو کر اس کے لیے بڑا عذاب ہے ✯ (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ...

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ
اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝ ٢١ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَٰٓئِكَةَ لَا بُشْرَىٰ
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ۝ ٢٢ وَقَدِمْنَآ إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنَٰهُ هَبَآءً مَّنثُورًا ۝ ٢٣ أَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ
مَقِيلًا ۝ ٢٤ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَٰمِ وَنُزِّلَ الْمَلَٰٓئِكَةُ تَنزِيلًا ۝ ٢٥
الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَٰفِرِينَ عَسِيرًا ۝ ٢٦ وَيَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ ٢٧

اور ان لوگوں نے جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے کہا (یہی) کہ ہمارے پاس فرشتے کیوں نہ بھیجے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے (تب یقین آتا) البتہ انھوں نے تو اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا اور بہت ہی بڑی سرکشی کی ہے * جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے دور دور * اور جو کچھ عمل انھوں نے کیا ہوگا ہم اس کی طرف توجہ کریں گے تو اس کو خاک دھول کر کے اڑا دیں گے * جنت والوں کا ہی اس روز ٹھکانا بہتر ہوگا اور خواب گاہ بھی عمدہ ہوگی * اور جس روز کہ بادلوں سے آسمان کھل جاویں گے اور جوق جوق فرشتے اترنے لگیں گے * تو اس دن (حقیقی) سلطنت رحمٰن ہی کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا ہی سخت ہوگا * اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا اے کاش میں بھی رسول کے ساتھ راہ چلا ہوتا *
(۲۵/۲۱ تا ۲۷ * ت : ح)

۲۱ - اور کہا ان لوگوں نے جنھیں ہمارے ہاں حاضری کی کوئی امید نہیں (جو بعث و حشر، حساب و جزا کے منکر ہیں) وہ ہمارے دیکھنے سے نہیں ڈرتے۔ کیوں نہیں نازل کئے گئے ہمارے اوپر ملائکہ یعنی ہمارے ہاں فرشتے رسول بن کر نازل ہوتے یا ہم اپنے پروردگار کو کھلم کھلا دیکھیں اور خود رب تعالیٰ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق و اتباع کا حکم فرمائے کیوں کہ یہی طریقہ ایمان و تصدیق کے لئے احسن و اقویٰ ہے * کہا

انھوں نے تکبر کیا اپنے نفسوں کے متعلق (اس بارے میں انھوں نے تکبر سے کام لیا اور بے جا جراءت کی۔ کاشفی) اور
انھوں نے ظلم و طغیان میں حد سے تجاوز کیا سرکشی کی انتہا کو پہنچ گئے (روح البیان)

۲۲۔ جس دن یہ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی نہ ہوگی" وہ دن موت کا ہے یا قیامت کا
ان دونوں دنوں میں فرشتے ان کی تباہی اور ہلاکت کی خبریں دیں گے خوشی کہاں کی رنج کے مارے برا حال ہوگا" اور فرشتے یہ کہیں گے
(اب تم پر بہشت یا خوشی یا رحمت یا راحت) حرام بالکل حرام" بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور یہ گناہ گار کہیں گے
خدا خیر کرے خدا فضل کرے یا پناہ خدا یا پناہ بخدا یعنی ان فرشتوں کی پکڑ سے بچنا چاہیں گے اور خدا سے پناہ مانگیں گے
شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ نے یوں ترجمہ کیا ہے کہیں روکی جائے کوئی آڑ۔ شاہ رفیع الدین صاحب نے یوں کہا ہے منع کیا جانا منع
کیا جانا۔ اور قتادہ نے کہا "حجرا محجورا" عرب کا محاورہ ہے اس وقت کہتے ہیں جب کوئی سخت آفت آن پڑے (تذ

۲۳۔ ان کے وہ اعمال جن پر ان کو بڑا بھروسا تھا وہ سب خاک کے ذروں کی طرح منتشر کر کے اڑا دیے جائیں گے۔
کیوں کہ عامل میں ایمان اور عمل میں اخلاص مفقود تھا۔ روشن دان سے جب دھوپ اندر آتی ہے تو اس میں جو باریک
باریک ذرے نظر آتے ہیں ان کو ھباء کہا جاتا ہے آیت میں "قدمنا بمعنی قصدنا" مستعمل ہے۔ (ضیاء القرآن)

۲۴۔ "جنت والوں کا اس دن اچھا ٹھکانہ" اور ان کی قرارگاہ ان مغرور و متکبر شریروں سے بلند و بالا بہتر و اعلیٰ"
اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ۔ (کنز الایمان)

۲۵۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ کے حکم سے آسمان اپنے بادلوں سمیت پھٹ پڑے گا اس حکم کے
وقت ملائکہ آسمانوں کے کناروں پر ہوں گے اور نیچے اتر کر ساری زمین اور زمین والوں کو گھیر لیں گے۔*

۲۶۔ اس روز (حقیقی) حکومت رحمٰن ہی کی ہوگی یعنی اس روز حق اور واقعی لازوال حکومت رحمٰن کی ہی ہوگی
اور وہ دن کافروں کے لئے سخت دشوار دن ہوگا * رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس دن کے متعلق
دریافت کیا گیا جس کی مقدار پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی (عرض کیا گیا) کیسا لمبا دن ہوگا (کیسے کٹے گا) حضور
نے فرمایا "قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مومن کے لئے وہ بہت ہلکا ہو جائے گا یہاں تک کہ
فرض نماز کے (ایک) وقت سے بھی اس کے لئے زیادہ آسان (اور چھوٹا) ہوگا۔

۲۷۔ شعبی کا بیان ہے کہ عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف دوست تھے۔ عقبہ مسلمان ہوگیا۔ امیہ نے کہا
چوں کہ تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیعت کر لی ہے اس لئے تیرا چہرہ میرے لئے اور میرا چہرہ تجھے دیکھنا حرام ہے

عقبہ نے اسلام کا انکار کر دیا اور مرتد ہو گیا۔ اس پر اللہ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ★ لِقَاءَ : پیشی ★ عُتُوًّا : سرکشی، شرارت، نافرمانی عتا یعتو کا مصدر ہے جس کے معنی اطاعت سے اکڑنے، تکبر کرنے اور حد سے بڑھ جانے کے ہیں ★ حِجْرًا مَّحْجُورًا : (اوٹ روکی ہوئی ★ مَنْثُورًا : نثر کے مصدر۔ بکھیرا ہوا، غیر منظوم، نثر ★ مَقِيلًا : قرار گاہ، دوپہر ★ غَمَام : جمع ابر، سفید ابر (ل ق)

معلومات مزید ★ جو منکرین محشر کے قائل نہیں ان کا یہ کہنا کہ ہمارے پاس براہ راست فرشتے کیوں نہیں آتے یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے۔ یہ لوگ جو تکبر سے اپنے کو بڑا مان لیا ہے اصل میں سرکشی میں بہت بڑھ گئے ہیں ★ جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھ لیں گے تو وہ دن ان کے لئے کچھ خوشی کا نہ ہوگا وہ پناہ چاہیں گے ★ ان کے اچھے کئے ہوئے کاموں کی طرف جب ہم توجہ کریں گے تو انہیں منتشر پریشان کر دیں گے ★ جنت نصیب اس دن اپنے ٹھکانے اور آرام گاہوں کے لحاظ خوب اچھے ہوں گے ★ جس روز آسمان پھٹ جائے گا ایک خاص بادل پر سے تو ملائکہ جوق در جوق فرشتے اتریں گے ★ اس روز بادشاہت صرف اللہ رحمان کی ہی ہو گی اور وہ دن منکرین و مشرکین و نافرمانوں کے لئے سخت ترین ہوگا ★ پچھتاوے اور افسوس کے مارے ظالم اپنے ہاتھ کتر کتر لے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطیع بن کر راہ حق پر گامزن ہو جاتا ★

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ ۲۸ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ ۲۹ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ ۳۰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ
كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝ ۳۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ
جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝ ۳۲
وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝ ۳۳ اَلَّذِيْنَ
يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ع ۳۴

ہائے میری شامت! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا! * یقیناً اس نے نصیحت آئے پیچھے مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان تو ہے انسان کو وقت پر دغا دینے والا * اور رسول کہیں گے اے میرے پروردگار میری (اس) قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر رکھا تھا * اور ہم نے اسی طرح ہر نبی کے دشمن مجرم لوگوں میں سے بنائے ہیں اور آپ کا پروردگار ہی کافی ہے بطور ہادی و مددگار * اور کافر یہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر قرآن اکبارگی (پورا) کیوں نہیں نازل کر دیا گیا۔ اسی طرح اس لئے کہ ہم اس کے ذریعے سے آپ کے دل کو قوی رکھیں اور ہم نے اسے ٹھہرا ٹھہرا کر اتارا ہے * اور یہ لوگ جیسا بھی عجیب سوال آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم اس کا جواب ٹھیک اور وضاحت میں بڑھا ہوا آپ کو بتا دیتے ہیں * یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے یہ لوگ جگہ کے لحاظ سے بھی بدتر ہیں اور طریقے میں بھی بہت گمراہ ہیں * (۲۵/۲۸ تا ۳۴ * ت : م)

۲۸۔ یٰویلتی لیتنی۔ بڑی عبرت کا مضمون اپنے اندر رکھتا ہے۔ دنیا میں جتنی بھی گمراہیاں آتی ہیں اور شیطان جب آتا ہے کسی آشنا راز داں ہی کے قالب میں آتا ہے (تفسیر ماجدی)

۲۹۔ ہر شیطان خواہ وہ انسان ہو یا جن، اس کا یہ شیوہ ہے کہ پہلے طرح طرح کے جھانسے دے کر برائی پر اکساتا ہے بڑے سبز باغ دکھاتا ہے اور لحظہ بلحظہ انسان کو اپنے رب سے دور کرتا چلا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ قسمیں

اعتماد اعتماد کرا اپنی دوستی اور وفاداری کا یقین دلاتا ہے آپ بے خوف و خطر یہ کام کرتے جائیں اور کسی قسم کا فکر و اندیشہ نہ کریں پہلے تو یہ راہ ہی ہر خطرہ سے محفوظ ہے اور اگر بفرض محال کوئی خطرہ پیش آ بھی گیا تو یا کسی مصیبت نے راستہ روک لیا تو میں جان کی بازی لگا دوں گا اور تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہونے دوں گا۔ لیکن جب ان بدکرداروں کا انجام کسی لاعلاج بیماری، کسی شدید حادثہ، بدحالی یا کسی ناقابل برداشت مصیبت میں رونما ہوتا ہے تو یہ شیطان بالکل آنکھیں پھیر کر الگ ہو جاتا ہے

۳۰۔ قوم کے اس معاندانہ رویہ سے غمزدہ ہو کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا میری قوم نے ہدایت و رشد کے اس صحیفہ کو بالکل نظرانداز کر دیا اور اس کتاب مقدس کی طرف قطعاً توجہ نہیں دیتے

۳۱۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑے پیارے انداز سے تسلی دیتے ہیں کہ اے میرے رسول! ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ مجرم لوگ انبیاء علیہم السلام کی دشمنی اور عداوت میں لگے رہتے ہیں اس لئے آپ مت گھبرائیے * "کفیٰ بربک ھادیاً ونصیرا" میں جس پیارے انداز سے تسلی دی جا رہی ہے اور جس طرح دلجوئی فرمائی جا رہی ہے اس کے بعد کونسی مصیبت ہے جو پریشان کر سکے۔ جو وعدہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہی سب سے بڑا سہارا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم کے علاوہ دوسروں کو بھی ہدایت فرماتا رہتا ہے (ضیاء القرآن)

۳۲۔ اور کافر بولے قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا" جیسے کہ تورات و انجیل و زبور میں ہر ایک کتاب ایک ساتھ اتری تھی کفار کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل ہے کیونکہ قرآن کریم کا معجزہ و محیّر ہونا ہر حال میں یکساں ہے خواہ یہ یکبارگی نازل ہو یا بتدریج بلکہ بتدریج نازل فرمانے میں اس کے اعجاز کا اور بھی کامل اظہار ہے کہ جب ایک آیت نازل ہوئی اور تحدی کی گئی اور خلق کا اس کے مثل بنانے سے عاجز ہونا ظاہر ہوا پھر دوسری اتری اسی طرح اس کا اعجاز ظاہر ہوا اسی طرح برابر برابر قرآن پاک نازل ہوتا رہا کفار کا اعتراض لغو اور بے معنی ہے آیت میں اللہ تعالیٰ بتدریج نازل فرمانے کی حکمت ظاہر فرماتا ہے " ہم نے بتدریج یونہی اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا" اور پیام کا سلسلہ جاری رہنا آپ کے قلب مبارک کو تسکین ہوتی تھی (فائدہ یہ) اور کفار کو ہر ہر موقع پر جواب ملتے رہیں علاوہ ازیں یہ بھی کہ اس کا حفظ سہل اور آسان ہو۔

۳۳۔ اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے" یعنی مشرکین آپ کے دین کے خلاف یا آپ کی

نبوت میں قدح کرنے والا کوئی سوال پیش نہ کر سکیں گے ۔ (کنز الایمان - حاشیہ)

۳۴۔ ایسے لوگ گھسیٹ کر اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے یہ لوگ بڑے شریر اور گمراہ ہیں ۔ یہ ان کے اوندھے اعتراضات کا نتیجہ ہے جس کی سزا جہنم میں اوندھا گرنا ہے ۔ (تفسیر حقانی)

لغوی ارشادات ☆ لَیْتَنِیْ : کاش میں ☆ اَضَلَّنِیْ : اس نے مجھ کو بہکایا ☆ خَذُوْلًا : مصیبت میں تنہا چھوڑ دینے والا ☆ مَهْجُوْرًا : هجر سے یعنی متروک نہ قرآن پر ایمان لائے نہ اس کے حکم پر عمل کیا ☆ جُمْلَةً : اکٹھا ، سارا ☆ فُؤَادَكَ : تیرے دل کو ☆ رَتِّلْ : کھول کھول کر پڑھ آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھو ☆ تَرْتِیْلًا : الفاظ کا منہ سے درستی کے ساتھ بسہولت ادا کرنا ، آہستہ آہستہ واضح اور صاف طور سے پڑھنا ۔ (لغات)

مفہومات مزید ☆ افسوس کاش میں فلاں کو دنیا دوست نہ بناتا ۞ بے شک نصیحت آنے کے بعد اس نے مجھے راہ سے ہٹا دیا شیطان تو انسان کو دھوکا دینے والا ہے ○ رسول ﷺ عرض کریں گے اے میرے پروردگار میری قوم والوں نے قرآن مجید کو چھوڑ رکھا ہے ○ ایسے ہی ہم نے مجرم عاصیوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے اور آپ کا پروردگار رہنمائی اور مددگار کے طور پر کافی ہے ○ کفار یہ کہتے ہیں کہ کلام الٰہی قرآن مجید آپ پر ایک ساتھ یکبارگی کیوں نہ اترا ۔ ایسے ہی ہم نے اسے بتدریج ٹھہرا ٹھہرا کر نازل کیا ہے تاکہ آپ کے قلب کو قوی رکھیں ○ یہ لوگ جب بھی کوئی عجیب و غریب سوال یا مثال پیش کریں گے تو اس کا صحیح مناسب واضح جواب آپ کو بتا دیں گے ○ جن لوگوں کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم کی طرف لیجا کر جمع کیا جائے گا وہی تو بدتر ٹھکانے والے اور بھٹکے ہوئے اور طریقہ کے لحاظ سے گمراہ ہیں ○

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۝ ٣٥ فَقُلْنَا اذْهَبَآ
اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ ٣٦ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا
الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ٣٧
وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ ٣٨ وَكُلًّا ضَرَبْنَا
لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ ٣٩ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ
مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ ٤٠
وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ ٤١

اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے بھائی ہارون کو وزیر کیا * تو ہم نے فرمایا
تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف جس نے ہماری آیتیں جھٹلائیں پھر ہم نے انھیں تباہ کر کے
ہلاک کر دیا * اور نوح کی قوم کو جب انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو دیا اور
انھیں لوگوں کے لئے نشانی کر دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے *
اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں * اور ہم نے سب سے
مثالیں بیان فرمائیں اور سب کو تباہ کر کے مٹا دیا * اور ضرور یہ ہو آئے ہیں اس بستی پر جس
پر بُرا برساؤ برسا تھا تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے بلکہ انھیں جی اٹھنے کی امید تھی ہی نہیں * اور
جب تم دیکھتے ہیں تو تمھیں نہیں ٹھہراتے مگر ٹھٹھا کیا یہ ہیں جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا *
(۲۵/۳۵ تا ۴۱ * ت : ک)

۳۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے ان کی نبوت اور کتاب اہل کتاب میں بہت مشہور رکھی کہ دیکھو موسیٰ کے ساتھ
لوگوں نے کیا کیا تھا اور ان کو کس قدر معجزات دیے گئے اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام ان کے وزیر تھے تاہم
آخر فرعونیوں نے نہ مانا اور ہلاک ہو گئے۔ حقانی

۳۶ - پھر ہم نے دونوں کو حکم دیا کہ تم دونوں اس قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی ان آیات پر ایمان لانے
کی دعوت دو جو اس کے وجود، وحدانیت اور اس کی صفات کاملہ پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ وہ صانع کے وجود کا انکار کرتے تھے
یا پھر غیر کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اور اصنام کی پرستش کرتے تھے یہاں آیات سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے معجزات
بھی لیا جا سکتا ہے (وہ قوم کی طرف گئے اور انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات پر ایمان لانے کی دعوت دی تو قوم نے
انہیں جھٹلا دیا تو ہم نے انہیں (قوم کو) بالکل برباد کر دیا) (تفسیر خطرات کرشی)

۳۷ - اور قوم نوح کو بھی ہم ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے حضرت نوحؑ اور پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے
ان کو طوفان سے غرق کر دیا اور ہم نے ان کے واقعہ کو لوگوں کی عبرت کے لئے ایک نشان بنا دیا تاکہ بعد میں آنے
والے ان کی پیروی نہ کریں - (تفسیر ماجدی)

۳۸ - پھر قوم عاد و ثمود کو دیکھو کہ حضرت ہودؑ و صالحؑ کے انکار اور مقابلہ سے ان پر کیا ماجرا گزرا - پھر اصحاب الرس
کو غور کرو - ابو عبیدہ کہتے ہیں رس کنوئیں کو کہتے ہیں - ابو مسلم کہتے ہیں ایک ملک کا نام ہے - اصحاب الرس
اس ملک یا وادی کے رہنے والے - یا کنوئیں والے اس وادی میں کنواں ہوگا ان کے نبی اس عہد میں اس نام کے ساتھ
منسوب ہونے کا سبب ہو گیا - اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک بت پرست قوم تھی جن کے بہت سے کنوئیں تھے ان سے
زراعت کرتے اور مواشی کو پانی پلایا کرتے تھے ان کی ہدایت کو حضرت شعیب علیہ السلام بھیجے گئے انہوں نے ان
بہت سرکشی کی اور ایذا دی آخر قہر آسمانی سے ہلاک ہوئے - اس کے درمیان بہت سے قرن یعنی زمانے
گزر گئے ہیں جن میں انبیاء آئے اور لوگوں نے انکار کیا بلا میں مبتلا ہوئے (تفسیر حقانی)

۳۹ - اور ہم نے قوم ہودؑ، قوم صالحؑ اور قوم شعیبؑ اور ان کے درمیان اور بہت سی امتوں کو ہلاک
کیا ہے اور ان پہلی قوموں میں سے ہم نے ہر ایک قوم کو عذاب سے ڈرایا مگر اس کے باوجود نہ ماننے
تو ہم نے ان سب کو یکے بعد دیگرے بالکل ہی تباہ کر دیا (تفسیر ابن عباسؓ)

۴۰ - یہ اہل قریش اپنی تجارت کی راہ میں علاقہ شام میں آئے اور گزرے ایسی بستی پر جس پر بری بارش اتری
یعنی سدوم - قوم لوط کے ان پانچوں شہروں میں بڑا شہر یہی تھا اور وہ سب پتھراؤ سے تباہ و برباد ہوئے
ان کے اہل برا عمل (لواطت) کرتے تھے - ان پانچ میں سے ایک شہر کے لوگ جو کہ برا عمل نہیں کرتے تھے اس لئے
بچ گئے - وہ لوگ اس بستی سے گزرتے تھے جن پر بری بارش یعنی پتھر برسائے گئے * کیا انہوں نے انہیں

سڑک کے بل پڑا ہوا نہیں دیکھا جب وہ اس پر گزرتے تھے تو انہیں چاہیے کہ یہ دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور ایمان لائیں وہ کافر تو نشور کی توقع ہی نہیں رکھتے بلکہ سرے سے قیامت میں اعمال کی سزا کے منکر ہیں اور قیامت میں اٹھنے کے ہی قائل نہیں حالانکہ اس کا وقوع یقینی ہے جب وہ آخرت میں اٹھنے کے منکر ہیں تو ان سے نصیحت قبول کرنے کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے۔ (روح البیان)

۴۱۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں "کیونکہ وہ آپ (نبی ہی) کا ساتھ آپ کی باتوں پر غور نہیں کرتے "(کہتے ہیں) کیا یہی وہ (حضرت) ہیں جن کو اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے وہ مردود تحقیر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہی صاحب اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں (نعوذ

لغوی اشارے ٭ وَزِیرًا : مددگار، ناصر، معین ٭ تُدَمِّرُ : وہ ہلاک کرتی ہے، تباہ کرتی ہے، اکھاڑتی ہے ٭ تَدْمِیرًا : ہلاک کرنا، اکھاڑنا، تباہ کر ڈالنا ٭ اَغْرَقْنٰھُمْ : ہم نے ان کو غرق کر دیا ٭ ہم نے ان کو ڈبا دیا ٭ تَبَّرْنَا : ہم نے ہلاک کیا ٭ تَتْبِیرًا : ہلاک کرنا، ویران کرنا ٭ مَطَر : بارش، مینہ ٭ نُشُوْرًا : جی اٹھنا یعنی قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنا کا دوبارہ کے لئے اٹھنے اور منتشر ہونے کا وقت۔ (ل ق)

مفہومات نزدیہ ٭ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی اور ان کے بھائی ہارونؑ کو ان کا معین و مددگار بنایا ٭ ان دونوں کو حکم سرفراز فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تکذیب کرنے والی قوم کی تعلیم و ہدایت کے لئے جائیں لیکن جب قوم والوں نے ان کی ہدایت قبول کرنے سے انکار کیا سرکشی کی تو بالکل تباہ و برباد کر دیئے گئے ٭ قوم نوحؑ والے یاد کئے جائیں جنہوں نے رسولوں کی تکذیب کی تو غرق آب کر دیئے گئے اور انہیں دوسروں کے لئے وجہ عبرت بنا دیا ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار رکھا گیا ہے ٭ اور یاد کرو قوم عاد و ثمود اور اصحاب الرس اور ان متعدد قوموں کو جو ان کے درمیان تھیں ٭ ان میں ہر ایک کو حق سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثالیں بیان فرمائیں جب نہ مانے تو پھر تباہ و برباد کر دیئے گئے ٭ مشرکین کئی مرتبہ اس بستی سے گزرے ہیں جس پر سنگ باری کی گئی تھی نہایت سنگین طریقے سے کیا انہوں نے بار بار نہیں دیکھا لیکن عبرت حاصل نہ کی کیونکہ انہیں دوبارہ اٹھائے جانے پر یقین ہی نہیں ٭ جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں تو گستاخانہ طور پر مضحکہ خیزی کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں (ابوجہل) یہ وہی صاحب ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر مبعوث کیا ہے ٭ اگر ہم اپنے عقائد پر مستحکم نہ رہتے تو یہ ہمیں اپنے معبودوں سے دور کر دیتے بھٹکا دیتے۔ اے محبوبؐ یہ جب عذاب الٰہی دیکھیں گے تو جان جائیں گے کہ کون راہ راست سے بھٹکا ہوا گمراہ ہے ٭

إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَآ أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ۴۲ أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۚ
أَفَأَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ ۴۳ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ أَوْ يَعْقِلُوْنَ ۚ
إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ۴۴ أَلَمْ تَرَ إِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ
وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ۴۵ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ
إِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ ۴۶ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ
جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ ۴۷

اس نے تو ہم کو ہمارے معبودوں سے منحرف کر ہی دیا ہوتا اگر ہم ان پر جمے نہ رہتے اور ان کو جب کہ یہ عذاب دیکھیں گے تو آپ معلوم ہو جائے گا کہ کون راہِ راست سے دور تھا ✶ (اے نبی) تم نے اس کو بھی دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا رکھا ہے پھر کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں ✶ (اے نبی) کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہوں گے وہ کچھ بھی نہیں (سمجھتے) مگر جیسے کہ چارپائے بلکہ وہ (تو ان سے بھی زیادہ) راہ بھولے ہوئے ہیں ✶ کیا تم نے اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا کہ وہ کیونکر سایہ کو بڑھاتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو اس کو ٹھہرا رکھتا۔ پھر ہم نے اس کے لئے آفتاب کو رہبر بنا دیا ✶ پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹتے ہیں ✶ اور اسی نے تو تمہارے لئے رات کو لباس اور نیند کو راحت بنا دیا اور دن چلنے پھرنے کے لئے بنایا (۲۵/۴۲ تا ۴۷ ✶ ت: ح)

۴۲ - اگر ہم تعصب اور ہٹ دھرمی سے کام نہ لیتے تو اس شخص کا زورِ بیان طرزِ استدلال ہمیں بہا کر اپنے ساتھ لے گیا ہوتا ہم اپنے اصنام سے دور ہو چکے ہوتے وہ گویا اپنے سے کم درجہ لوگوں کو تلقین کر رہے تھے کہ اس شخص کی باتیں بڑی پُر اثر ہیں دل میں گھر کر لیتی ہیں اور دماغ میں جم جاتی ہیں۔ تم نہ اپنے دل کی بات مانو نہ اپنی عقل کا فیصلہ تسلیم کرو ورنہ تم اپنے قدیم آبائی مذہب سے ہاتھ دھو بیٹھو گے اس لئے یا کہ نہ مانوں نہ مانوں کا سبق ہمیشہ ورد زبان رکھو (ضیاء

۴۳ - کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا"۔ اور اپنی خواہش نفس کی پرستش کرنے لگا اسی کا مطیع ہو گیا وہ ہدایت کس طرح قبول کرتا تھا۔ مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ ایک پتھر کو پوجتے تھے اور جب کبھی انہیں کوئی دوسرا پتھر اس سے اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک دیتے اور دوسرے کو پوجنے لگتے"۔ تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمہ لو گے"۔ کہ خواہش پرستی سے روک دو۔

۴۴ - یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں" یعنی وہ اپنی شدت عناد سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور نا سمجھ بنے ہوئے ہیں" وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ" کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں نافع کی طلب کرتے ہیں اور مضرت سے بچتے ہیں چراگاہوں کی راہیں پہچانتے ہیں یہ کفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے ہیں نہ ثواب جیسی عظیم منفعت والی چیز کے طالب ہیں نہ عذاب سے بچتے ہیں (کنز الایمان)

۴۵ - کیا آپ نے سایہ کو نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے اس کو کیسے پھیلایا"۔ طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک کا وقت ظل کہلاتا ہے اللہ نے اس کو پھیلایا اس کی تخلیق تعجب انگیز ہے کہ ظل ہے اور اس کے ساتھ آفتاب نہیں (بغیر آفتاب کے سایہ ہے) جیسا کہ جنت والے سایہ کے متعلق وظل ممدود فرمایا ہے یا ظل سے مراد وہ سایہ ہے جو طلوع آفتاب کے بعد دیواروں اور درختوں وغیرہ کا ہوتا ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا کہ جو سایہ سورج سے زائل ہو جاتا ہے اس کو ظل کہتے ہیں اور جس سایہ سے دھوپ زائل ہو جاتی ہے اس کو فے کہتے ہیں گویا زوال آفتاب سے پہلے ظل ہوتا ہے اور زوال کے بعد فے آتا ہے (فے سوٹنا) زوال کے بعد سایہ بھی مشرق سے مغرب کی طرف لوٹ آتا ہے "اور اگر اللہ چاہتا تو سایہ کو ٹھہرا ہوا (یعنی غیر متحرک بنا دیتا)" مطلب یہ کہ سورج نکلتا ہی نہیں قیامت تک رات ہی رات رہتی۔ سورج ایک ہی وضع پر قائم رکھتا۔ "پھر سورج کو ہم نے سایہ کی دلیل (یعنی راہنما) بنا دیا"۔ اگر سورج نہ ہوتا تو سایہ کو سایہ کون جانتا روشنی نہ ہو تو تاریکی کی پہچان کیسے ہو

۴۶ - پھر ہم نے اس کو آسانی کے ساتھ (تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج) اپنی طرف سمیٹ لیا۔ یعنی سورج کے نکلنے اٹھنے اور اوپر آسمان کے پھیلنے سے سایہ جاتا رہتا ہے اور سایہ کی جگہ آفتاب کی شعاعیں لے لیتی ہیں۔ اول تاریکی دھیرے دھیرے جاتی ہے کامل [illegible] ہوتا۔ پھر سورج نکل آتا ہے اور شعاعیں تاریکی کی جگہ پر آ گئی ہیں۔

٤٧ - اور وہی رب تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو لباس بنایا ۔ تاریکی شب لباس کی طرح پردہ پوش ہے
اس لئے رات کو لباس سے تشبیہ دی ۔ اور نیند کو بدنوں کے لئے راحت بنایا ۔ سبات کا لغوی معنیٰ ہے
کاٹنا (نیند مشاغل بیداری کو کاٹ دیتی ہے) اور دن کو اٹھ بیٹھنے کا وقت بنایا دن دنیوی کاموں کے لئے
لوگ عام طور پر دن کو اٹھ جاتے ہیں اور پھیل جاتے ہیں ۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ★ یُضِلُّنَا : وہ (ضرور) ہم کو گمراہ کر ہی دیتا ★ وَكِيلًا : کارساز، ذمہ دار، حمایتی
مددگار، نگہبان ★ مَدَّ : پھیلایا، پھیلا دیا ★ سَاكِنًا : ٹھہرا ہوا ★ دَلِيلًا : نشانی، رہنما، راہ بتانے والا
قَبَضْنَاهُ : ہم اس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں، کھینچ لیتے ہیں ★ يَسِيرًا : آسان، سہل، آہستہ، غیر محسوس ★
لِبَاسًا : پہنی جانے والی چیز ★ النَّوْمَ : نیند ★ سُبَاتًا : آرام، راحت، تھکان کا دفع کرنا (لغات القرآن)

تشریحات مزید ★ اگر ہم ان کے بارے میں جن کی پرستش کرتے ہیں ضد اور ہٹ دھرمی سے اڑے ہوئے نہ ہوتے تو یہ ہمیں ضرور
بہکا دیتے اور ان سے ہمارے رخ موڑ دیتے ۔ یہ بہت جلد دیکھیں گے وہ وقت ہوگا یعنی جب عذاب کو دیکھیں گے تو
معلوم کر لیں گے کہ کون بھٹکا ہوا راہ راست سے گمراہ ہے ★ کیا آپ نے اسے دیکھا جس نے اپنی ہوا و خواہش
کو معبود بنا لیا ہے کیا اس کی آپ ذمہ داری لے سکتے ہیں ★ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ ان میں سے زیادہ سننے
اور سمجھنے کے لائق ہیں یہ نہیں بلکہ یہ حیوان چوپایوں جیسے بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ★ کیا آپ نے
اپنے پروردگار کی قدرت و اختیار کو نہیں دیکھا کہ وہ سائے کو کس طور لمبا کر کے پھیلا دیتا ہے اور اس کی
چاہت و مرضی ہو تو اسے ایک جگہ پر روک کر ٹھہرا دیتا ہے اور سورج کو اس کا راہبر بنا دیتا ہے ★ پھر ہم
رفتہ رفتہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں ★ اور اسی ذات یکتا تو ہے جس نے رات کو تمہارے لئے
لباس اور نیند کو وجہ راحت و آرام بنا دیا اور دن کو بیداری کام کاج مصروفیت کا ذریعہ بنایا اور
مقرر کر دیا ★

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًاۢ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
طَهُوْرًا ۙ ۴۸ لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ۴۹
وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۵۰ وَلَوْ شِئْنَا
لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ۵۱ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ۵۲
وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ
بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۵۳ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ
نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۵۴

اور وہ وہی ہے جو بھیجتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے اور ہم اتارتے ہیں آسمان سے پاکیزہ پانی * تاکہ ہم زندہ کردیں اس پانی سے کسی غیر آباد شہر کو اور ہم پلائیں یہ پانی اپنی مخلوق سے کثیر التعداد مویشیوں اور انسانوں کو * اور ہم بانٹتے رہتے ہیں بارش کو لوگوں کے درمیان تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ پس انکار کردیا اکثر لوگوں نے مگر یہ کہ وہ ناشکر گزار بنیں گے * اور اگر ہم چاہتے تو بھیجتے ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا * پس کافروں کی پیروی نہ کرو اور خوب ڈٹ کر مقابلہ کرو ان کا قرآن (کی دلیلوں سے) * اور اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ملا دیا ہے دو دریاؤں کو یہ (ایک) بہت شیریں ہے اور (دوسرا) بہت کھاری اور بنا دی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کے درمیان آڑ اور مضبوط رکاوٹ * اور وہ وہی ہے جس نے پیدا فرمایا انسان کو پانی (کی بوند) سے اور بنا دیا اسے خاندان والا اور سسرال والا۔ اور آپ کا رب ہر قدرت والا ہے *

(۲۵/۴۸ تا ۵۴ * ت: من)   26/4/12   ۳۸۱۵ (۲۸۴۵ تا ۲۸۵۱)

۴۸۔ "اور وہی ہے جو اپنی بارش رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیج دیتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں خوب پاک و صاف کرنے والا" پھر بارش وغیرہ سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے * "طہور" کے معنی بعض فقہائے مطہر کیے گئے ہیں۔ پانی کی اس صفت مخصوص سے فقہاء نے یہ استنباط کیا ہے کہ حکمی

نجاستوں کے ازالہ اور طہارت کا کام صرف آبِ خالص ہی دے سکتا ہے۔ آبِ غیر خالص مثلاً عرق کیوڑا، عرق گلاب، عرق بید مشک، شربت، انار وغیرہ گو کیسے ہی لطیف ہوں صرف طاہر ہیں۔" (تفسیر ماجدی)

۴۹۔ "تاکہ اس سے مری ہوئی (خشک) شہر کو زندہ کریں اور اس کو اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں چار پایوں اور بہت سے آدمیوں کو پلائیں۔" جس سے خشک زمین کو جو بمنزلہ مردہ کے ہوتی ہے شاداب ہو حیات بخشتے ہیں اور اس پانی کو چارپائے اور انسان پیتے ہیں یہ بھی ہمارا ہی فضل ہے ورنہ یہ پانی از خود تو نہیں برس سکتی اور کوئی کر نہیں سکتا

۵۰۔ اور ہم نے اس کو بانٹ دیا تاکہ سمجھیں پس بہت سے آدمی تو ناشکری کئے بغیر نہ رہے۔" پھر اس پانی کو تم میں تقسیم کر دیتے ہیں ایک کے قبضے میں نہیں رکھتے تاکہ تم سمجھو لیکن اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہیں رہتے (د

۵۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک ڈر سنانے والے نبی کو بھیج دیتے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا لیکن حکمت کا اب تقاضہ نہیں اس لئے اے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے صرف آپ کو تمام دنیا والوں کی طرف مبعوث فرمایا ہے اور ان سب تک قرآن پہنچانے کا آپ کو حکم دیا ہے (تفسیر ابن کثیر)

۵۲۔ ان کافروں نے اگر (اپنے باطل عقائد اپنانے کی) دعوت دی تو آپ ان کی دعوت قبول نہ کیجئے اور نہ ہی ان کے آباؤ کے دین کی اتباع کیجئے بلکہ آپ ان کی ہمت شکنی فرمایئے معمولی جھکاؤ کا بھی اظہار نہ فرمایئے اپنی دعوتِ حق پر مضبوطی کیجئے اور اظہارِ حق میں مکمل جدوجہد کیجئے۔ اور ان کے ساتھ جہاد فرمایئے اور کوشش کو تیز کیجئے۔ قرآنی مواعظ اور امم سابقہ کے مکذبین کے حالات (وانجام) انہیں سنایئے۔ سفہاء کو دلائل و براہین سے سمجھانا اعداء کے ساتھ لڑنے سے زیادہ اہم ہے۔ (روح البیان)

۵۳۔ "اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے رواں کئے دو سمندر یہ میٹھا ہے نہایت شیریں اور یہ کھاری ہے نہایت تلخ اور ان کے بیچ میں پردہ رکھا اور روکی ہوئی آڑ" کہ نہ میٹھا کھاری ہو نہ کھاری میٹھا ہو نہ کوئی کسی کے ذائقہ کو بدل سکے جیسے کہ دجلہ دریائے شور میں میلوں تک چلا جاتا ہے اور اس کے ذائقہ میں کوئی تغیر نہیں آتا عجیب شانِ الٰہی ہے۔ (کنز الایمان)

۵۴۔ اور وہی اللہ ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی کو بنایا پھر خون اور دامادی کا رشتہ اس کے لئے قائم کیا" یعنی کسی کا بیٹا بنتی ہے اور کسی کا داماد بہو" اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا رب قدرت والا ہے (تفسیر وحیدی)

لغوی اشارات ★ **رِیٰحٌ** : ہوائیں۔ ریح کی جمع۔ قرآن مجید میں جہاں "ارسال ریح" کا تذکرہ آیا ہے اور بلفظ جمع ہے (ریاح) تو وہاں عام طور پر رحمت کی ہوائیں مراد ہیں اگر ریح واحد آیا ہے تو عذاب کے معنی مراد ہیں ★ **بُشریٰ** : خوش خبری۔ ایسی خبر جس کو سن کر بشرہ پر مسرت و خوشی کے آثار نمایاں ہو جائیں ★ **طَهُوْرًا** : پاک کرنے والا۔ ہر وہ پانی کہ جس کو حق تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے خواہ وہ آسمان سے نازل ہوا ہو یا زمین سے ابلا ہو نہ کسی اور چیز نے مل کر نہ تو اس کا ذائقہ بدلا ہو نہ اس کے مزہ میں اس کے کوئی تبدیلی آئی ہو تو ایسا پانی حکم خداوندی کے مطابق طہور ہے۔ بعض پانی طاہر تو ہیں طہور نہیں مثلاً عرق گلاب یا کسی درخت کے پتوں کا عرق (لغات القرآن)

صَرَّفْنٰهُ : ہم نے اس کو تقسیم کیا ★ **مَرَجَ** : مرج مصدر باب نصر ایک دوسرے سے ملا ہوا آزاد چھوڑ دیا (ل ق)

تشریحات مزید ★ اور وہی "اللہ تعالیٰ" ہے جو بارش رحمت بھیجنے سے قبل نوید مسرت دینے والی ہوائیں کو رواں کرتا ہے کہ ہم آسمان سے پاک و صاف بارش برساتے ہیں ★ تاکہ اس کے ذریعہ خشک و ناکارہ مردہ شہر کو حیات نو دیں جس سے بہت سارے مواشی چارپائے اور انسان سیراب ہو جاتے ہیں ★ ہم بارشیں تقسیم کرتے رہتے ہیں اس بارش کے پانی کو تاکہ وہ غور و تدبر کریں لیکن اکثر نے انکار اور ناشکری کی راہ اپنائی ★ اگر ہم چاہتے تو ہر ایک قریہ میں ایک ڈرانے والے یعنی پیغمبر کو بھیج دیتے ★ کافروں کے علاوہ سے یہ توقع نہ رکھیں کہ ان کی دعوت پر غور کریں اور قرآن مجید کے ذریعہ انہیں سمجھائیں اور ان کا مقابلہ کریں قرآنی دلائل و براہین کے ساتھ کوشش و جہد فرمائیں ★ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے دو سمندروں کو آپس میں ملا رکھا ہے ایک میٹھا پانی والا اور ایک کھاری پانی والا دونوں کے درمیان ایک آڑ (رکاوٹ) رکھ دی ہے ★ اللہ تعالیٰ وہ (خالق حقیقی) ہے جس نے پانی (قطرہ آب) سے انسان کی تخلیق فرمائی پھر اسے بھائی بہن اور سسرالی ناطوں سے جوڑ دیا یقیناً آپ کا ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ
ظَهِيرًا ۝ ٥٥ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ ٥٦ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ ٥٧ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا
يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۝ ٥٨ الَّذِي خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ
الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ۝ ٥٩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا
الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ۝ ٦٠

اور یہ (مشرک لوگ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نفع پہنچا سکیں اور نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں اور کافر تو اپنے پروردگار کا مخالف ہی ہے * اور ہم نے آپ کو اس لئے بھیجا ہے کہ خوشخبری سنائیں اور ڈرائیں * آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے کچھ بھی معاوضہ تو اس پر طلب نہیں کرتا ہاں (یہ البتہ چاہتا ہوں کہ) جو کوئی چاہے اپنے پروردگار تک راستہ اختیار کر لے * اور آپ بھروسہ اسی زندہ پر رکھئے جسے کبھی موت نہیں اور اسی کی حمد کی تسبیح کرتے رہئے اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار ہے * (وہ) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے اسے پیدا کر دیا چھ دنوں میں پھر وہ تخت پر قائم ہو گیا (وہی ہے) رحمٰن سو اس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھنا چاہئے * اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن ہے کیا چیز کیا ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں گے جس کے لئے تم ہمیں حکم دو گے اور انہیں اور زیادہ نفرت ہو گئی ہے
(۲۵/ ۵۵ تا ۶۰ * ت: م ا)

۵۵۔ اللہ کے سوا ایسوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کا بھلا برا کچھ نہیں کر سکتے " ان کی عبادت سے فائدہ نہیں اور نہ ترک سے نقصان نہیں بلکہ الٹا ان کی پرستش نہ کرنے سے فائدہ اور کرنے سے نقصان ہے * کفر و شرک کرنا شیطان کی مدد کرنا ہے اور رب کا مقابلہ کرنا ہے
(نور العرفان)

۵۶۔ اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کو ہم نے محض خوشخبری اور ڈر سنانے کے لئے بھیجا ہے" اگر
یہ ہدایت پر نہ آئیں تو آپ کا کچھ ذمہ نہیں کیوں کہ آپ کا کام خوشخبری دینا اور خوف دلانا ہے۔ (حقانی)

۵۷۔ آپ لوگوں کو یہ باور کرا دیں کہ میں اس تبلیغ اور خیر خواہی کا تم سے معاوضہ طلب نہیں کرتا بلکہ میری اس
کاوش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اب تم میں سے جو چاہتا ہے راہ راست اختیار کر لے۔ (ابن کثیر)

۵۸۔ اور اس ذات پر توکل کیجئے جو ہمیشہ زندہ ہے اور اس پر موت طاری نہیں ہوتی وہی سب کو شرور سے بچاتا
ہے اور وہی ہر ایک کا کارساز ہے۔ اس کی حمد کرتے ہوئے جیسے کمالات بیان ہو سکتے ہیں کیجئے اور اس کی
نعمتوں کا شکر ادا کیجئے وہی ذات اپنے بندوں کے ظاہری و باطنی گناہوں کے لئے کافی ہے اسی لئے وہ بڑی جزا
عطا فرماتا ہے۔ وہ اجر و ثواب عطا فرمانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ (روح البیان)

۵۹۔ وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان دونوں کی درمیان کائنات کو (ایک ضابطے کے ساتھ)
پیدا کیا چھ دن (کی مقدار) میں پھر تخت (الوہیت) پر قائم ہوا۔ یہ آیت سابق آیت کے مضمون کو ثابت
کرتی ہے مطلب یہ ہے کہ جب اللہ ہی سب کا خالق اور متصرف کل ہے تو اسی پر بھروسہ رکھا جائے۔ (آیت میں) اس طرف
بھی اشارہ ہے کہ آدمی تمام امور میں تدریج اور آہستگی اختیار کرے کیوں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات میں تدریج
اور آہستگی اختیار فرمائی۔" وہی رحمٰن ہے سو تم اس کو کسی باخبر سے پوچھ دیکھو۔ (وہ تم کو اس کی حقیقت
بتا دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ اللہ پر لفظ رحمٰن کے اطلاق کا انکار کرتے ہیں تو تم علماء اہل کتاب
سے پوچھ دیکھو وہ تم کو بتائیں گے کہ رحمٰن کا ہم معنی لفظ اللہ کے نام کی کتابوں میں مذکور ہے۔ (تفسیر مظہری)

۶۰۔ جب ان سے کہا جاتا ہے (کہ) رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کر لیں جسے تم کہو" اس (جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین سے فرمایا) سجدہ ۵
ان کا مقصد یہ ہے کہ رحمٰن کو جانتے نہیں اور یہ باطل ہے جو انہوں نے براہ عناد کہا کیوں کہ لغت عرب کا
جاننے والا خوب جانتا ہے کہ رحمٰن کا معنی نہایت رحمت والا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفت ہے" اور
اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھا دیا" سجدہ کا حکم ان کے لئے اور زیادہ ایمان سے دوری کا باعث ہوا۔ (کنز الایمان)

لغوی اشارے ☆ ظَهِيرًا : یاور، پشتیبان، معین و مددگار ☆ سِتَّةِ : چھ اسم عدد ہے مذکر
کے لئے مستعمل ہے ☆ اِسْتَوٰى : اس نے قصد کیا، اس نے قرار پکڑا، وہ قائم ہوا، وہ مکمل ہوا
وہ چڑھا، وہ سیدھا ہوا۔ استواء سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب۔ استواء کے حسب دو

فاصل ہوتے ہیں تو اس کے معنی دو قوس کے مساوی ہونے اور برابر ہونے کے آتے ہیں اور اگر فاصل دو نہ ہوں تو سمجھئے درست ہونے اور سیدھا ہونے کے معنی ہوتے ہیں (لغات القرآن)

تفہیمات مزید ٭ وہ پرستش کرتے ہیں معبود حقیقی اللہ تعالیٰ کے بجائے ان اصنام کی جو نفع و نقصان پر قادر نہیں اور کافر اپنے پروردگار کے مقابل ہمیشہ شیطان کا مددگار رہا ہے ٭ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ٭ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تم سے کسی اجر و معاوضہ کا طالب نہیں اور جو چاہے اپنے رب تعالیٰ کا راستہ اختیار کرلے صراط مستقیم پر گامزن ہو جائے ٭ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس دعوت حق، ہدایت اور تم سب کی خیر خواہی کے بدلے میں کچھ اجرت و معاوضہ طلب نہیں کرتا اب جو چاہے وہ راہ حق اپنا لے ٭ اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ توکل کریں اس ذات یکتا پر جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جسے کبھی موت یا فنا نہیں اور اسی خالق و معبود یکتا کی حمد و تسبیح کرتے رہئے اس خالق کا اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونا اور واقف ہونا کافی ہے ٭ جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے بیچ میں جو کچھ ہے تخلیق فرمائی پھر وہ متمکن ہوا عرش پر وہ رحمٰن ہے اس حقیقت سے واقف دانا جو ہو اس سے پوچھ لو ٭ جب ان سے رحمٰن کے حضور سجدہ کرنے کی بات کہی جاتی ہے تو وہ سوال کرتے ہیں رحمٰن کون ہے ٭ کیا ہم ہر اس کو سجدہ کریں جس کے بارے میں تم فرماتے حکم دیتے ہیں اور وہ زیادہ نفرت کرنے لگتے ہیں۔

2131

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ○ ٦١
وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ○ ٦٢
وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ
قَالُوْا سَلٰمًا ○ ٦٣ وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ○ ٦٤ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ ۖ ٦٥ اِنَّهَا
سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ○ ٦٦ وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ
یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ ٦٧

بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ رکھا اور چمکتا چاند * اور
وہی ہے جس نے رات اور دن کی بدلی رکھی اس کے لئے جو دھیان کرنا چاہے یا شکر کا ارادہ کرے *
اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام *
اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں * اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے
رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل ہے * بے شک وہ بہت
ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے * اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں
اور ان دونوں کے بیچ میں اعتدال سے رہیں * (۲۵/۶۱ تا ۶۷ * ت : ک)

۶۱ - بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے " حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بروج سے کواکب سبعہ
سیارہ کے منازل مراد ہیں جن کی تعداد بارہ ہے ۔ ۱ حمل ۲ - ثور ۳ - جوزا ۴ - سرطان ۵ - اسد
۶ - سنبلہ ۷ - میزان ۸ - عقرب ۹ - قوس ۱۰ - جدی ۱۱ - دلو ۱۲ - حوت " اور ان میں چراغ
رکھا " چراغ سے یہاں آفتاب مراد ہے " اور چمکتا چاند (کنز الایمان)
۶۲ - اور وہی ہے کہ اس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا اور یہ سب کچھ

اس شخص کے لئے ہے جو سمجھنا یا شکر کرنا چاہے * خِلفَةً یعنی رات اور دن میں سے ہر ایک دوسرے کا قائم مقام ہو جاتا ہے اس لئے اگر کسی سے دن یا رات کا کوئی عمل فوت ہو گیا ہو تو دن کے عمل رات میں اور رات کے عمل کو دن میں ادا کر سکتا ہے۔ مجاہد نے خلفة کا ترجمہ کیا ہے مخالف۔ رات اور دن باہم مخالف بنائے گئے ہیں ایک سیاہ ہے ایک سفید۔ "اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا" یا اپنے رب کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (تفسیر مظہری)

۶۳۔ جب انھوں نے الرحمٰن سے دنی لاعلمی اور بے تعلقی کا اظہار کیا تو اب انھیں بتایا جا رہا ہے کہ رحمٰن کی معرفت تو انہیں کیسے حاصل ہو سکتی ہے اس کے بندوں کی دلنشین سیرت اور دلکش زندگی کو دیکھو پھر اپنے آلودہ دامن اور بے نور چہروں پر نظر ڈالو خود ہی یہ حقیقت تم پر منکشف ہو جائے گی کہ تم کتنے ماندہ گراوٹ اور زیاں کا رہے ہو۔ جس رحمٰن کے در اقدس پر جبین سائی کرنے سے چہروں پر نور برسنے لگتا ہے جس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے سے کردار و اخلاق کو یہ پاکیزگی نصیب ہونے لگتی ہے جس رحمٰن کے بھیجے ہوئے رسول کے اسوۂ حسنہ کو اپنا کر نفس امارہ نفس مطمئنہ بن جاتا ہے اس رحمٰن سے تم دور کیوں بھاگتے ہو * ان کی چال میں نہ غرور و تکبر والوں کی رعونت کا کوئی نشان ہے نہ سفلی مزاج والوں کا انداز * جب کوئی ان سے جاہلوں جیسی گفتگو کرتا ہے تو وہ الجھتے نہیں ہیں بلکہ سلام کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں (ضیاء القرآن)

۶۴۔ عباد رحمٰن وہ لوگ ہیں جو رات گزارتے ہیں اپنے پروردگار کے لئے انھیں اپنے نفس کے حظ کا کوئی خیال نہیں وہ سجدہ کرتے ہیں اپنے قدموں پر کھڑے ہو کر قیام کرتے ہیں یعنی نماز میں راتیں گزارتے ہیں

۶۵۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کے بعد یا عام اوقات میں کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار پھیر دے ہمیں جہنم کے عذاب سے بے شک اس کا عذاب گلے کا طوق یعنی دائمی شر اور ہلاکت لازمی ہے

۶۶۔ بے شک وہ برا ٹھکانا اور بری آرام گاہ ہے یعنی برا ہے وہ مقام جو ان کے ٹھہرنے اور رہنے کا ہے یعنی جہنم

۶۷۔ اور وہ لوگ جنھوں نے خرچ کیا اور حد سے بڑھے نہیں یعنی احسان و کرم کی حد سے تجاوز نہیں کرتے اور تنگی نہیں کی یعنی بخیل کی طرح مال کو چھپا کر نہیں رکھ دیا۔ اور ہے (وہ تنگی) ان دو انفاق کے درمیان یعنی خرچ کرو تو تنگی اور اسراف کے درمیان ہے یعنی دونوں طرفوں کو ملحوظ رکھ کر خرچ کیا جائے ان میں کسی کو بلاوجہ ترجیح نہ دی جائے (روح البیان)

لغوی اشارے * مُنِیْرًا: خود روشن اور دوسروں کو روشن کرنے والا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ذات اقدس ✱ خِلْفَةً : آگے پیچھے آنے والے اصل میں مصدر ہے بہیئت فعل کو بتاتا ہے خلفٌ کے معنی
ہیں کسی کے پیچھے آنے کے اور خلفۃ کے معنی ہیں ہٹانا، ایک دوسرے کے پیچھے آنا ✱ اراد : اس نے چاہا، ارادہ کیا ✱
هَوْنًا : اسم اور مصدر ہے نرم چال، نرم چال سے چلنا یعنی اکڑ کر شیخی کے ساتھ نہ چلنا ✱ یبیتون : رات گزارتے ہیں (

معروضات مزید ✱ بے حد بلند و بالا اور برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں عظیم ستارے بنائے اور اس
میں ایک چراغ اور روشن چاند بنایا ✱ وہی ذات تو ہے جس نے رات اور دن کو ایک کے بعد ایک
رونما ہونے والا بنایا۔ یہ حقائق اس کے لئے ہیں جو انہیں سمجھنا اور شکر ادا کرنا چاہے ✱ اللہ رحمٰن کے وہ
اچھے اور محبوب بندے ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ انکسار کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل گفتگو
کرتا یا الجھنا چاہتا ہے تو وہ ان سے حجت بحث نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں سلام ہو ✱ یہ وہی تو ہیں جو راتوں
کو جاگ کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں رجوع ہو جاتے ہیں اس ذات ملکیت کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہیں
اور کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں ✱ اور یہ معروضات بطور دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پالنہار
ہمیں عذاب جہنم سے دور رکھنا کیوں کہ یہ عذاب بڑا تباہ کن ہے ✱ یقیناً دوزخ بہت
برا ٹھکانہ اور جگہ ہے ✱ جب وہ خرچ کرتے ہیں تو اعتدال کے ساتھ خرچتے ہیں نہ اسراف کرتے ہیں
اور نہ بخالت سے کام لیتے ہیں ✱

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا
بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾
وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ
الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

اور وہ جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں کہ جس کو اللہ نے حرام کر دیا ہے مگر حق سے اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرتا ہے (کبھی) تو سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے * اس کے لئے قیامت میں دو چند عذاب ہوگا اور اس میں سدا خوار ہو کر پڑا رہے گا * مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام بھی کرے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا کرتا ہے اور اللہ غفور الرحیم ہے * اور جس نے توبہ کر لی اور نیک کام بھی کرنے لگا تو وہ (در اصل) اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے * اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور وہ جو کبھی بیہودہ جگہ پر گزر ہو جائے تو سنجیدہ گزر جائیں *

(۳۵/۶۸ تا ۷۲ * ت: ع)

۶۸۔ ان صفات ذمیمہ کا ذکر کہ جن کی آلائش سے خدائے رحمن کے بندوں کا دامن پاک ہوتا ہے ان میں سر فہرست شرک ہے۔ قتل ناحق کا دوسرا درجہ ہے اس کے بعد زنا ہے۔ دور جاہلیت میں یہی چیزیں عز و افتخار کا سبب سمجھی جاتی تھیں وہ انہیں فلاح و نجات شرک میں سمجھتے تھے۔ قتل و غارت گری کو شجاعت اور بہادری کی علامت سمجھا جاتا تھا اور زنا کا رواج اس قدر عام تھا کہ پیشہ ور عورتیں اپنے اپنے کوٹھوں پر جھنڈے لہرا لہرا کر دعوت عام دیا کرتی تھیں اور بے حسی کا یہ عالم تھا کہ اس کھلی بے حیائی پر بھی کسی کی جبین غیرت پر پسینہ نہیں آتا تھا۔ اس ماحول میں ان رذائل سے بچنا بہت بڑا اجر رکھتا تھا۔ اسی لئے ان قبائح سے تخلی کو تمام مراحل میں بیان کیا گیا ہے

(ضیاء القرآن)

۶۹۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن" یعنی وہ شرک کے عذاب میں بھی گرفتار ہوگا اور ان معاصی کا عذاب اس عذاب پر اور زیادہ کیا جائے گا۔ "اور ہمیشہ اس ذلت میں رہے گا۔ (کشف الرحمان)

۷۰۔ وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جنہوں نے (شرک) سے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال کئے انہی کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا ٭ اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد ان کے گزشتہ گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی جگہ آئندہ ہونے والی نیکیوں کو قائم فرما دے گا۔ یعنی حالت شرک میں کئے ہوئے برے اعمال کی جگہ حالِ اسلام میں کئے ہوئے اچھے اعمال کو اللہ دے دے گا شرک کو توحید سے مومنوں کے قتل کو حربی مشرکین کے قتل سے اور زنا کو عفت و پاکدامنی میں بدل دے گا۔ اللہ تعالیٰ توبہ کے بعد ان کے گزشتہ گناہوں کو مٹا دے گا اور ان کی جگہ آئندہ ہونے والی نیکیوں کو قائم فرما دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن ایک شخص کو اس کا اعمالنامہ دیا جائے گا جونہی وہ اعمالنامہ کا بالائی حصہ پڑھے گا تو اس کو خیالات برے ہونے لگیں گے (لیکن) وہ آگے اعمال نامہ کے نیچے کے رخ پر جا کر دیکھے گا تو اس میں اپنی نیکیاں دکھائی دیں گی پھر جو بالائی حصہ کو دیکھے گا تو اس میں سب برائیاں نیکیوں سے تبدیل ہو چکی ہوں گی ٭ اور اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے" چھوٹے بڑے سب گناہوں کو معاف اور بخش دے گا۔ توبہ کے بعد بھی اور بغیر توبہ کے بھی (تفسیر مظہری)

۷۱۔ اور وہ تائب ہوتا ہے جو تمام گناہوں کے ترک کرنے پر مطلقاً رجوع کرتا ہے اور ان کے ارتکاب پر نادم ہوتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے یعنی اپنی گزشتہ کوتاہیوں کا تدارک کرتا ہے پس بے شک وہ جو عمل کئے ہونے کے بعد ان اعمال کے ساتھ رجوع کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف۔ عظیم الشان رجوع اور پسندیدہ اللہ کے ہاں کہ وہ عذاب الٰہی کو مٹائے گا اور اجر و ثواب کو حاصل کرے گا۔ (روح البیان)

۷۲۔ "وہ لوگ ایسے ہیں کہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور جب وہ لغو مشغلوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو خودداری کے ساتھ گزر جاتے ہیں" یعنی نظر نیچی کئے ہوئے سلامت روی سے ان مشغلوں سے گزر جاتے ہیں نہ ان بیہودگیوں کی طرف خود مشغول ہوتے ہیں نہ عاصیوں کی تحقیر کر کے خواہ مخواہ اپنی بڑائی اور تقدس کا اعلان کرتے ہیں۔ "یشھدون الزور" کے دوسرے معنی "جھوٹی گواہی دیتے ہیں" کے بھی کئے گئے ہیں۔ امام رازی نے لکھا ہے کہ زور کا استعمال کذب کے معنی میں اکثر ہوتا ہے۔ "اذا مروا" اتفاقاً کہیں بھی گزر جانا۔ باللغو لغو ہر وہ لایعنی مشغلہ ہے جو بچنے کے قابل ہوتا ہے (تفسیر ماجدی)

لغوی اشارے ✯ یزنون : زنا مصدر ہے، یعنی وہ زنا نہیں کرتے ✯ یلق : وہ پائے گا ✯ اثاما :
گناہ، مجازاً عذاب کو بھی کہتے ہیں ✯ مھانا : ذلیل کیا ہوا ✯ تاب : اس نے توبہ کی، وہ پھر آیا،
وہ گناہ سے باز آیا، وہ متوجہ ہوا، اس نے معاف کیا ✯ متابا : پکی توبہ، حقیقی توبہ ✯ الزور : جھوٹ
✯ مروا : وہ گزرتے ہیں، وہ گزرے ✯ کراما : بزرگانہ انداز سے، شریفانہ، عزت والے بزرگ (ل ق)

مفہومات مزید ✯ جو اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں کرتے، ناحق قتل کرتے انہیں جن کا قتل حرام ہے اور
نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں لیکن جو ایسے کام کرے وہ اس کی سزا پائے گا ○ دوہری سزا کر دی جائے گی
روزِ محشر عذاب دوگنا ہوگا اور وہ ہمیشہ اس عذاب ذلت و خواری میں رہے گا ○
مگر وہ جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو اللہ تعالیٰ بدل دے گا ان کے سیئات کو
حسنات سے، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جس نے صدق دل سے توبہ کی اور اعمال صالح
کئے اور اللہ تعالیٰ سے رجوع ہو گیا جب کہ رجوع ہونے کا حق ہے ○ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے
کسی لغو بے ہودہ چیز، اجتماع، محفل سے تو اس طرف توجہ کئے بغیر بڑے باوقار انداز سے گزر جاتے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً
وَّ سَلٰمًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبَؤُا
بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝

اور وہ جب انھیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیات سے تو نہیں گر پڑتے ان پر بہرے
اور اندھے ہو کر * اور وہ جو عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! مرحمت فرما ہمیں
ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور بنا ہمیں پرہیزگاروں کے لئے پیشوا *
یہی وہ (خوش نصیب) ہیں جن کو بدلہ میں ملے گا (جنت کا) بالاخانہ ان کے صبر کرنے کے باعث
اور ان کا استقبال کیا جائے گا وہاں دعا و سلام سے * وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اس میں۔ بہت
عمدہ ٹھکانا اور قیام گاہ ہے * آپ فرمائیے کیا پرواہ ہے تمہاری میرے رب کو اگر تم اس
کی عبادت نہ کرو۔ اور تم نے (تو الٹا) جھٹلانا شروع کر دیا۔ تو یہ جھٹلانا تمہارے گلے کا ہار بنا رہے گا
(ض: ت * ۲۵/۷۳ تا ۷۷)

۷۳۔ جب ان کو آیات الٰہی سنائی جاتی ہیں تو ان پر اندھے بہرے ہو کر نہیں گر پڑتے جیسا کہ منافقین
دکھانے کے لئے ایسا کرتے ہیں بلکہ بصیرت اور سمجھنے اور سننے کی حالت میں ان پر گر پڑتے ہیں ان سے اعراض نہیں کرتے (ق)
۷۴۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے ایسی اولاد کی تمنا کرتے ہیں جو اللہ وحدہ لاشریک کی فرمانبردار اور عبادت
گزار ہو تاکہ ایسی صالح اولاد کو دیکھ کر دنیا و آخرت میں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ حضرت حسن
بصریؒ نے فرمایا۔ اس سے مراد بیوی بچے بھائی اور دوست احباب کی طرف سے اطاعت الٰہی کا اظہار ہے
اللہ کی قسم! ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی چیز آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں کہ اس کے اہل وعیال
بھائی اور دوست اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوں۔ دعا کے آخری الفاظ کہ "واجعلنا للمتقین اماما" یعنی

ہمیں نہ صرف ہدایت یافتہ بنا بلکہ ہدایت کی راہ پر چلانے والا اور بھلائی کی دعوت دینے والا بنا۔ یعنی عباد الرحمٰن کی یہ خواہش ہے کہ ان کی اولاد بھی ان کے نقش قدم پر چلے ان کی طرح اللہ کی عبادت گزار ہو اور ان کی ہدایت کا نفع دوسروں کو بھی پہنچے۔ (ابن کثیر۔ ت کرشو)

۷۵۔ جزا دیے جائیں گے بالاخانوں سے بسبب اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔ انہیں بالاخانوں میں ملتے ہیں ملائکہ کی طرف سے یعنی ملائکہ ان کا تحیۃ سے استقبال کرتے ہیں اور سلام سے۔ یعنی ملائکہ کرام ان کے پاس آکر السلام علیکم کہتے ہیں اور ان کی درازی عمر کی دعا بھی کرتے ہیں۔ تحیہ و سلام میں درازی عمر اور سلامتی از آفات کی دعا ہوتی ہے۔

۷۶۔ ان کا یہ حال ہے کہ وہ نہ تو مرا کریں گے اور نہ ہی بالاخانوں سے نکالے جائیں گے۔ بہترین ہیں وہ بالاخانے وہ ٹھہرنے کی جگہ اور قیام گاہ ہونے کی حیثیت سے یعنی وہ قرار گاہ بہتر سے بہتر ہوگی۔ (روح البیان)

۷۷۔ "اللہ کو تم کو پیدا کرنے کی کیا پرواہ ہوتی اگر تمہاری عبادت اور طاعت (مقصود) نہ ہوتی"۔ یعنی اس نے تم کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ "اگر تم احکام خداوندی کو جھوٹا سمجھتے ہو تو عنقریب (اس کا نتیجہ) تمہارے لئے وبال جان ہو جائے گا"۔ یہ کفار مکہ کو خطاب ہے۔ اللہ نے رسول کے ذریعہ سے تم کو اپنی توحید و عبادت کی دعوت دی لیکن تم نے دعوت کو قبول نہیں کیا تو اب جنت میں داخل کرنے کا سر و سامان کس طرح ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ تمہاری یہ تکذیب تم کو چمٹی رہے گی۔ توبہ کی توفیق نہ دی جائے گی اعمال کی پاداش تم کو ملے گی۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ★ یَخِرُّوْا: وہ نہیں گر پڑے ★ صُمٌّ: بہرے ★ عُمْیٌ: اندھے ★ ھَبْ: عطا کر ★ ذُرِّیَّۃ: اولاد ★ قُرَّۃ: آنکھوں کی ٹھنڈک مراد سرور قلب، ٹھنڈک ★ الغرفۃ: مکان کی بالائی منزل، اونچا مکان، مراد جنت میں خاص منزل ★ تَحِیَّۃً: سلام، دعائے خیر، دعائے زندگی حیاۃ سے ماخوذ ★ یَعْبَؤُا: (منفی) پرواہ نہ کرنا ★ لِزَامًا: ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔ چمٹ جانے والا، موت، عذاب (ل ق)

مفہومات مزید ★ جو کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ وہ جب بیہودہ اور لغو چیز کو دیکھتے ہیں تو گزر جاتے ہیں بغیر ٹھہرے گزر جاتے ہیں جب آیات ربانی سنائی جاتی ہیں اندھے بہروں کی طرح گر نہیں پڑتے بلکہ سمجھ کر غور سے توجہ کرتے ہیں ○ اور بارگاہ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ ایمان دینداری صالحیت میں ہمارے اہل و عیال کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا بھی راہبر بنا ○ یہی وہ ہیں جنہیں صبر کے عوض جنتی محلوں بالاخانوں سے نوازا جائے گا جہاں ملائکہ سلام و دعا سے خوش آمدید کریں گے ○ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت عمدہ ترین جگہ ہے ○ اگر تم دعا نہ کرتے تو پروردگار مطلق پرواہ نہ کرتا۔ تم نے تکذیب کی لہٰذا اس کی سزا تمہیں عنقریب چمٹ جانے والی ہوگی۔